Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ

المصلح

اتوار
۱۲ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۳ | ۲۳ ظہور ۱۳۳۲ ہش ۔ ۲۳ اگست ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی اقتداء میں جماعت احمدیہ کراچی کی نماز عید الاضحیہ

کراچی ۲۱ اگست۔ امسال عید الاضحیہ کی تقریب جماعت احمدیہ کراچی کے لئے غیر معمولی خوشی اور مسرت کا باعث تھی۔ کیونکہ انہیں اپنے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں نماز عید پڑھنے، دعا کرنے اور حضور کا پر معارف خطبہ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نماز عید کا انتظام حضور کی قیام گاہ واقع ہاؤسنگ سوسائٹی میں کیا گیا باوجود اسکے کہ یہ جگہ شہر سے نسبتاً دور واقع ہے۔ صبح مقررہ وقت سے بہت پہلے سے احمدی مرد، عورتوں اور بچوں کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ جو ہر طرف سے جوق در جوق آ رہے تھے ۸½ بجے تک ہزاروں کی تعداد میں احباب جمع ہو چکے تھے۔ شہر اور صدر کے علاوہ لانڈھی ملیر، ڈرگ روڈ، ماڑی پور اور سندھ کے بعض قریبی علاقوں سے بھی احباب آئے ہوئے تھے۔ نماز اور خطبہ کے دوران میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے اراکین نے مستعدی کے ساتھ انتظامات میں حصہ لیا۔ خطبہ عید کے بعد (جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ہے) حضور نے علالت طبع کے باوجود تمام احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ ڈیڑھ بجے دوپہر کے قریب حضور احمدیہ ہال تشریف لے گئے جہاں حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔

تم آلِ ابراہیمؑ ہو اپنی قربانیوں کا معیار اتنا بلند کرو کہ ابراہیمی روایات پھر زندہ ہو جائیں

دینی رشتہ دنیوی رشتوں سے بہت زیادہ اہم ہے یہی وہ رشتہ ہے جو چھوٹی قوموں کو آگے بڑھاتا اور انہیں کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے

عید الاضحیہ کے موقعہ پر کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا احباب جماعت سے پر معارف خطاب

کراچی ۲۲ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں عید الاضحیہ کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ زندہ قومیں اپنی سابقہ روایات کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں۔ اور انہیں مشعل راہ بنا کر اپنی قربانیوں کے معیار کو گھٹنے نہیں دیتیں۔ وہ ان روایات کی مدد سے مشکلات پر قابو پاتی اور حوادث کا منہ موڑتی ہوئی ہمیشہ کامرانی کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضور نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ تم آل ابراہیم ہو اپنی قربانیوں کا معیار اتنا بلند کرو۔ کہ ابراہیمی روایات پھر زندہ ہو جائیں ———

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس پر معارف خطبے کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

حضور نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ قرآنی اصطلاح میں تمام مسلمانوں کو آل ابراہیمؑ قرار دیا گیا ہے۔ اور انہیں بار بار ابراہیمی طریقے اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے فرمایا دینی رشتہ دنیوی رشتوں سے بہت اہم ہوتا ہے۔ اور یہی وہ رشتہ ہے۔ جو اپنے خلوص اور تقدس کی وجہ سے چھوٹی قوموں کو آگے بڑھاتا اور انہیں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ہیں جس کی یاد ہم عید الاضحیہ کے موقعہ پر ہر سال مناتے ہیں۔ ہمارے لئے صرف اتنا ہی سبق مضمر نہیں ہے۔ کہ جب وہ ہماری طرح کے ایک انسان تھے تو کیوں نہ ہم بھی قربانی کی اسی روح سے کام لیتے ہوئے اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ ہمارے لئے جو امر قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں قرآنی اصطلاح کے مطابق آل ابراہیم قرار دیا گیا ہے۔ ان کی قربانی محض ایک سامی النسل شخص کی قربانی نہیں بلکہ روحانی اعتبار سے ہمارے مورث اعلےٰ کی قربانی ہے۔ وہ ہماری آبائی روایات میں سے ایک تابندہ روایت ہے اور ہر زمانے میں اسے زندہ رکھنا اور اس کی مدد سے اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کرنا ہمارا دینی اور مذہبی فرض ہے۔ پس جب ایک مسلمان اس نقطۂ نگاہ سے عید الاضحیہ پر غور کرے گا۔ تو یہ عید اس کے لئے اور ہی عید بن کر سامنے آئے گی، اس کے جذبات، اس کے ارادے اور اس کی قربانیوں کے معیار سب بدل جائینگے۔ قدیم روایات کو زندہ رکھنے اور ان کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ علم النفس کے اعتبار سے وہ اہم نکتہ ہے۔ جو قوموں کی کایا پلٹ کر ان کی تقدیر بدل سکتا ہے۔

خطبہ کے دوران میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ دینی اخلاص سارے دنیوی رشتوں کو بھلا دیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسلامی جنگوں میں سے بالخصوص جنگ احزاب کے واقعات پیش کر کے ثابت کیا کہ صحابہ کی اس مٹھی بھر جماعت نے جو متفرق قبیلوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد آ جمع ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دینی تعلق اور دینی رشتے کی بناء پر تہور و جرأت کے وہ جوہر دکھائے کہ ان کے کارناموں پر آج معاندین بھی عش عش کئے بغیر نہیں رہتے وہ کیا چیز تھی جس نے انہیں رسول اللہ کی خاطر اپنی جانیں پیش کرنے پر مجبور کر دیا؟ یہ دینی رشتہ ہی تھا جس نے ان میں ناقابل تسخیر اتحاد پیدا کر کے جاں نثاری کا مادہ ایسا کوٹ کوٹ کر بھرا کہ جب بھی دشمن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا صحابہ کی حالت ہی کچھ سے کچھ ہو گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اب یہ پہاڑوں کو الٹ کر رکھ دیں گے۔ اور اگر سمندر سامنے آیا تو اس میں بھی گھوڑے دوڑانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ پس دینی رشتے کے آگے دنیوی محبتیں سرد پڑ جاتی ہیں۔ اسی اعتبار سے ہمیں آل محمدؐ اور آل ابراہیمؑ قرار دیا گیا ہے۔ اگر ہمیں صحیح معنوں میں یہ احساس ہو جائے کہ ہم ابراہیمؑ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم ان کی روایات کو زندہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دین کی خدمت کے لئے وقف نہ کر دیں حضرت ابراہیمؑ تو صرف ایک قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ لیکن ہم آل محمدؐ بھی ہیں جو ساری دنیا کی طرف مبعوث کئے گئے۔ تو ایک سچا مسلمان تو کہے گا۔ کہ اگر حضرت ابراہیمؑ نے خدا کی راہ میں ایک بیٹا قربان کیا تھا۔ تو میں دین کی راہ میں دو بیٹے پیش کروں گا۔ کیونکہ میں ابراہیمؑ ہی کی نہیں محمدؐ کی بھی آل ہوں پس عید کی غرض و غایت کو سمجھو اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے اپنے ہی اجداد کے واقعات ہیں اور تمہارے اپنے ہی خاندان کی باتیں ہیں اور تمہارے لئے مشعل راہ کا درجہ رکھتی ہیں

(دسٹاف رپورٹر)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

کراچی ۲۲ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو سخت زکام کی شکایت ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

لاہور ۲۲ ظہور۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی علالت تشویشناک دور سے گذر رہی ہے۔ احباب آپ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

کراچی ۲۳ ظہور۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر انچارج شعبہ زود نویسی کی طبیعت اشد بخار کے باعث ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ربوہ کا نسہ۔ محترم جناب پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ جامعۃ المبشرین موسمی تعطیلات کے بعد ۵ ستمبر ۱۹۵۳ء کو کھل رہا ہے۔ اساتذہ اور طلباء اس تاریخ سے قبل ربوہ پہنچ جائیں۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ——— ۲۳-۲۴-۲۵ اخاء اکتوبر (معتمد)

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح [illegible] سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۳ ظہور ۱۳۳۲ہش

نفاق سے بچنے کا طریق؟

کراچی سے ایک ماہنامہ "فاران" کے نام سے نکلتا ہے۔ جس کے ایڈیٹر مشہور شاعر جناب ماہر القادری ہیں۔ آپ آجکل مودودی صاحب کی جماعت اسلامی سے منسلک ہیں۔ اور ان کا ماہنامہ مودودی صاحب کی اڈیالوجی کا علمبردار ہے۔ ماہنامہ مذکور کے اگست ۱۹۵۳ء نمبر میں "ہماری نظر کے زیر عنوان" بعض نئی تصنیفات پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ جن میں سے پہلی تصنیف "حقیقت نفاق" از جناب مولوی صدر الدین صاحب اصلاحی ہے۔ اس کے متعلق فاضل تبصرہ نگار فرماتے ہیں

"فاضل مصنف نے بڑی دلسوزی اور دردمندی کے ساتھ یہ کتاب لکھی ہے۔ دینی غیرت اور تعلق باللہ اس کی ایک ایک سطر سے جھلکتا ہے اور اس کتاب کا وزن قدروقیمت اور اصابت فکر و رائے کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ کہنے والے نے جو کچھ کہا ہے اس کے ثبوت میں قرآنی آیات پیش کی ہیں۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تبصرہ نگار کی رائے میں یہ کتاب بڑی اچھی ہے۔ اور جو کچھ اس میں کہا گیا ہے تبصرہ نگار کے خیال میں حق اور بجا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد تبصرہ نگار نے جناب مولوی صدر الدین صاحب اصلاحی کی اس کتاب میں سے چند اقتباسات بھی دیئے ہیں۔ پہلا اور دوسرا اقتباس بجنسہٖ یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

—(۱) کفر تو اسلام کے مقابلہ میں بے نقاب آتا ہے۔ ڈنکے کی چوٹ اپنی عداوت کا اعلان کرکے کھلے میدان میں دعوت پیکار دیتا ہے۔ لیکن نفاق پیشانی پر دوستی و رفاقت کا لیبل لگا کر اسلام کے گھر میں بیٹھ کر صد ہا طریقوں سے اس کی بیخ کنی کرتا ہے۔ اور اس انداز میں کہ بسا اوقات نگاہ ظاہربین کو اس کا ادراک تک نہیں ہوتا۔ خیر و شر کی کشمکش آج بھی اسی طرح جاری ہے جس طرح ابتدائے اسلام میں تھی۔ اور آج بھی حق کے مقابلہ میں وہی دونوں طاقتیں مصروف جنگ ہیں جو بدر و احد کے میدانوں میں اور گلیوں میں تھیں۔ وہی شرار کفر اور فتنۂ نفاق اور دونوں ہی اپنے اپنے طور پر قرآن اور اسلام کی جڑیں کھودنے میں منہمک ہیں—

—(۲) آخر اس مشکل کا کیا علاج کہ ابولہب اور ابوجہل تو اپنا نام خود بتا دیتے ہیں کہ ہم انہیں پہچان کر ان کے شر سے بآسانی بچ سکتے ہیں۔ مگر یہ عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سبا جو ہماری جماعت میں ایک دو نہیں ان گنت موجود ہیں۔ ان کا پتہ چلانے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ کیونکہ ان کے نام بھی مسلمانوں کے سے ہیں۔ ان کی زبانوں سے اسلامی مفاد کے نعرے اور اسلامی درد کے نالے بھی سننے میں آتے ہیں حتی کہ بسا اوقات یہ ہاتھوں میں تسبیحیں اور بغل میں مصلّے بھی لئے ہوتے ہیں۔ اب کہاں وہ نگہ نبوت کی معصوم بصیرت جو ان کی پس پردہ ذہنیتوں کو پڑھ کر ہمیں ان کے شر سے آگاہ کرے گی۔ اور کہاں وہ پردہ غیب اٹھا دینے والے پیغام وحی جو بوقت ضرورت ان المنافقین لکاذبین کہہ کر ان کے بلند بانگ دعاوی کے فریب سے ہمیں متنبہ کردیں گے؟" (ماہنامہ فاران صفحہ ۴۹-۵۰)

پہلے اقتباس میں حق کے مقابلہ میں کھڑی ہونے والی دو طاقتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک کھلا کفر اور دوسرا نفاق۔ مصنف کی رائے میں یہ خیر و شر کی کشمکش آج بھی حق کے مقابلہ میں وہی شرار کفر اور وہی فتنہ نفاق کام کر رہے ہیں۔

دوسرے اقتباس میں مصنف نے کفر اور نفاق دونوں کے مقابلہ میں جو دقتیں ہیں ان کا فرق واضح کیا ہے۔ اور اس فرق کو سخت محسوس کیا ہے کہ کفر تو کھلم کھلا مقابلہ کے لئے میدان میں سامنے آتا ہے۔ اس لئے اس کے شر سے بچنے کے لئے تو آسانی ہے۔ مگر نفاق چونکہ اسلام کے بھیس میں ہوتا ہے۔ اور فریب سے وار کرتا ہے اس لئے اس کے شر سے بچنے میں بہت مشکلات آتی ہیں۔ ان دونوں باتوں کا جناب مصنف پر جو اثر ہوا ہے۔ وہ خود ان کے اپنے نقطۂ نظر سے نہایت یاس انگیز ہے۔ چنانچہ اس دوسرے اقتباس کے آخری الفاظ سے اس کی دردانگیزی صاف واضح ہے۔ ہم ان الفاظ کو دوبارہ ذرا جلی اور حاشیہ چھوڑ کر درج کرتے ہیں۔

"اب کہاں وہ نگہ نبوت کی معصوم بصیرت جو ان کی پس پردہ ذہنیتوں کو پڑھ کر ہمیں ان کے شر سے آگاہ کرے گی۔ اور کہاں وہ پردہ غیب اٹھا دینے والے پیغام وحی جو بوقت ضرورت ان المنافقین لکاذبین کہہ کر ان کے بلند بانگ دعاوی کے فریب سے ہمیں متنبہ کردینگے"

ہم نے مصنف کی کتاب ابھی نہیں پڑھی۔ مگر اس اقتباس سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے وہ یہ ہے کہ مصنف کے نزدیک

اول۔ نفاق کا علاج اس وجہ سے سخت مشکل ہے کہ وہ دین کے لباس میں فریب سے حملہ کرتا ہے۔ اور معمولی آنکھ ان پردوں کے اندر جھانک کر دیکھ نہیں سکتی۔ جن پردوں کو اپنے حقیقی چہرے پر ڈالکر وہ حملہ کرتا ہے۔

دوئم۔ نفاق کے شر سے صرف نگاہ نبوت کی معصوم بصیرت ہی اس کی ذہنیت کو پڑھ کر عام مومن کو اسکے شر سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اور یا پیغام وحی یعنی اللہ تعالےٰ ہی اپنے رسول کے ذریعہ اس کے فریب سے بوقت ضرورت ہمیں متنبہ کر سکتا ہے۔

مصنف کے نزدیک تیسری صورت نفاق کے ضرر رساں ارادوں سے بچنے کی کوئی نہیں آپ کے نزدیک نہ نگہ نبوت کی معصوم بصیرت آج موجود ہے۔ اور نہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیغام وحی سے بروقت انتباہ کا کوئی امکان ہے۔ مگر بقول مصنف آج حالت اتنی نازک ہے کہ

"یہ عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سبا جو ہماری جماعت میں ایک دو نہیں ان گنت موجود ہیں ان کا پتہ چلانے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں۔ کیونکہ ان کے نام بھی مسلمانوں کے سے ہیں۔ ان کی زبانوں سے اسلامی مفاد کے نعرے اور اسلامی درد کے نالے بھی سننے میں آتے ہیں۔ وغیرہ"

ہمیں مصنف سے اس انتہائی مایوسی میں سخت ہمدردی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آخر اسلام اللہ تعالےٰ کا دین ہے یا نہیں؟ جس کی بنیاد اس آخری پیغام وحی پر ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ بایں الفاظ فرمایا ہے۔ کہ

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنے خود ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں

جب اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے تو کیا جو صورت حال فاضل مصنف نے نفاق کی بڑھتی ہوئی رَو کے متعلق بیان فرمائی ہے۔ کہ ہم میں ان گنت عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سبا موجود ہیں۔ کیا اللہ تعالےٰ نے ایسی صورت حال کے تدارک و انسداد کے لئے کوئی علاج تجویز کیا ہے یا نہیں؟ کیا ہمیں بالکل ہی مایوس ہو جانا چاہیئے؟ کیا یہ مرض یونہی بڑھتا چلا جائے گا۔ تا آنکہ دنیا کے پردے پر شاید ہی کوئی انسان مل سکے۔ جو اس متعدی بیماری کا شکار نہ ہو اگر سوائے نگاہ نبوت کی معصوم بصیرت اور پیغام وحی کے فاضل مصنف کے خیال میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو دین کو ان گنت منافقوں کے ضرر سے بچا سکے۔ یا ان کے شر سے بچایا جا سکے۔ یا ان کے ضرر سے بروقت متنبہ کر سکے۔ تو ظاہر ہے کہ ایک معمولی مومن کے لئے قیام دین کی جدوجہد کو جاری رکھنا کتنا مشکل ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بالکل ناممکن ہے۔ اگر پانی کے پردے کے اندر چھپی ہوئی خطرناک چٹان کا پتہ دینے کے لئے کوئی مینار روشنی نہ ہو۔ اور نہ ناخداؤں ہی میں اتنی بصیرت ہو کہ اسکو بھانپ جائیں۔ یا کوئی اور ذریعہ اس سے متنبہ کرنے کا نہ ہو۔ تو ظاہر ہے کہ کشتی آج نہیں تو کل ضرور ٹکرائے گی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی

ہم فاضل مصنف اور ان کے تمام ہمخیال احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس صورت حال پر غور فرمائیں اور سوچیں کہ نگاہ نبوت کی معصوم بصیرت سے محروم اور پیغام وحی سے مہجور رہنما کشتیٔ دین کو چٹان سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے سے کسطرح بچا سکتے ہیں؟ آخر ان ان گنت عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سبا کے ضرر رساں سے بچنے کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟ جو مسلمانی کے بھیس میں چھپے ہوئے ہیں۔ آخر ان دونوں طاقتوں کفر و نفاق میں سے جو حق کے مقابلہ میں بھی اسی طرح مصروف جنگ ہیں جس طرح ابتدائے اسلام میں تھیں۔ تو ایک یعنے نفاق کا مقابلہ حق کس طرح کر سکتا ہے۔ جبکہ اس کی مدد کے لئے نگہ نبوت کی معصوم بصیرت موجود ہے اور نہ پیغام وحی

مومنانہ فکر و بصیرت

(محمد شفیع اشرف)

ایمان جہاں انسان کو روحانیت کے بلند مقام پر کھڑا کر دیتا ہے۔ اور علم و عمل میں ایک انقلاب کا موجب ہوتا ہے۔ وہاں وہ انسان کو ذہنی اور فکری طور پر بھی ایک خاص جلا اور روشنی عطا کرتا ہے۔ اس کے انداز فکر اور سوچنے اور غور کرنے کی صلاحیتوں میں دوسروں سے بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مومن کی فراست کو ایک مثالی حیثیت دی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پرحکمت ارشاد اتقوا فراسۃ المومن میں بھی ایک پہلو ہے اسی حقیقت کا اظہار مقصود ہے۔

مومن جب بھی کوئی کام سرانجام دیتا ہے۔ تو وہ صرف اس کام کی ذاتی نوعیت کا ہی اندازہ نہیں لگاتا۔ بلکہ غور کرتا اور دیکھتا ہے کہ کیا میرا یہ کام یا میرا یہ "عمل صالح" بھی ہے۔ یعنی کیا یہ ان تمام تقاضوں کے تحت آتا ہے۔ جو ضرورت۔ زمانہ۔ ماحول اور نتائج کے اعتبار سے لازمی ہیں۔ ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد جب وہ کوئی عمل کرتا ہے۔ تو پھر اس کا یہ عمل محض عمل ہی نہیں بلکہ "عمل صالح" ہو جاتا ہے۔ اور اس کے نتائج بھی خاطر خواہ اور تسلی بخش طور پر نکلتے ہیں۔ اسی حقیقت سے آگاہ رکھنے کے لئے اور اسے اپنے تمام امور میں اختیار کرنے کے لئے قرآن مجید میں جہاں بھی کسی پسندیدہ عمل کا ذکر کیا گیا ہے۔ یا جہاں بھی عمل کا حکم دیا گیا ہے۔ وہاں جابجا صالح کی قید بھی رکھی گئی ہے۔ اور یہ قید صرف ایک بار نہیں بلکہ مختلف پیرایوں میں کم و بیش چالیس بار سے زائد آتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منشاء خداوندی بھی یہی ہے۔ کہ میرے بندے اگر کوئی کام کریں۔ تو اس کے متعلق یہ اچھی طرح سوچ سمجھ لیں۔ کہ کیا یہ وقت کے لحاظ سے مناسب ہے۔ اور کیا ضرورت اس کا تقاضا کرتی ہے۔ اور پھر کیا اس کے نتائج بھی تمام پہلوؤں سے بہتر اور مفید رہیں گے۔ بلکہ اگر ذرا اور سوچا جائے۔ اور خود قرآن و حدیث سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ وہ عمل دراصل مقبول ہوتا ہی نہیں۔ جو صالح اور مناسب حال اور تمام ضروری غور و فکر کے بعد نہ ہو۔ بعض لوگ جو تقویٰ کی باریک راہوں سے واقف نہیں ہوتے۔ اور جن میں مومنانہ فکر و بصیرت کا فقدان ہوتا ہے۔ وہ عموماً ایسی غلطیوں کا شکار ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم کیا ہے۔ یا شریعت کا منشا کیا ہے۔ وہ صرف اسی بھول میں رہتے ہیں۔ کہ کسی وقت شریعت نے جسے نیک کام قرار دیا ہے۔ اسے ہر وقت سرانجام دینا بھی نیکی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گذشتہ خطبات میں متواتر جس امر پر زور دیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہمیں اپنے اندر غور کرنے فکر کرنے اور شریعت کے منشاء کو سمجھنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ حتیٰ کہ ہمارے اندر صحیح معنوں میں مومنانہ فراست اور بصیرت پیدا ہو جائے۔ اس سے نہ صرف افراد کی ہی ترقی وابستہ ہے۔ بلکہ قومی ترقی کی بنا بھی اسی پر ہے۔ اس لئے کہ صحیح فکر پر ہی صحیح علم کا مدار ہے۔ اور صحیح علم ہو ہی تو صحیح جذبات اور احساسات صحیح عمل کی شکل میں تبدیل ہو کر انسان کی قوت عملیہ میں اضافہ کرتے اور اسے ترقی کی منزلوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

گذشتہ واقعات ان کے محرکات اور بعض نتائج ہمیں جھنجوڑنے اور بیدار کرنے کے لئے کافی ہیں اور وہ خاص طور پر ہمیں اس امر کی دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہم سوچیں اور خوب سوچیں اور نہایت حقیقت پسندی اور بصیرت سے فرداً فرداً اپنے طریق کار اور طرز عمل کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ کیا ہمارا ہر عمل "صالحیت" کے اس معیار پر پورا اتر کر رضاء الٰہی کے حصول کا موجب ہے یا نہیں۔ یا آئندہ جو طریق ہم اختیار کر رہے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے منشاء شریعت کے حکم اور امام وقت کے ارشادات کے تابع ہے؟ اور وہ جو چاہتے ہیں۔ اسی کو ہم عملاً کر رہے ہیں۔ جب تک ہم یہ جائزہ نہ لیں گے۔ اور خوب سوچ سمجھ کر کوئی قدم نہ اٹھائیں گے۔ اس وقت تک صحیح معنوں میں ہم کبھی بھی اپنے اصل مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی رضاء سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گذشتہ خطبات سے چند اقتباسات پیش کر کے کہ جو موجودہ دور میں ہمارے لئے صحیح لائحہ عمل ہیں۔ میں اپنے احباب کو ایک بار پھر یہی عرض کروں گا۔ کہ ہم سوچیں اور اپنے اندر مومنانہ فکر و بصیرت پیدا کریں۔ اور خاص طور پر حضور کے ان پرحکمت ارشادات کو اسی اصل کے ماتحت خود سمجھ کر ہر دوسرے فرد کو اس سے آگاہ کریں۔ اور پھر عملاً اسے اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کریں۔ کہ دراصل یہی طریق اس کی رضاء کے حصول کا ہے۔

(۱) "تم اپنے اندر نیکی پیدا کرو اور قوم کی اصلاح کرو۔" (خطبہ جمعہ المصلح ۷ جون)

(۲) "..... ایسے طریق کو روا نہ رکھا جائے جس کے نتیجہ میں فتنہ اور اشتعال پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ تمام مواقع پر تقریر و تحریر میں انتہائی نرمی اور شفقت اختیار کی جائے۔ اور اعلیٰ اخلاق شرافت مروت۔ رواداری اور محبت کے طریق کو مدنظر رکھتے ہوئے خیالات کا اظہار کیا جائے"

(ارشاد حضور المصلح ۸ جون)

(۳) "تم اپنے اعمال سے یہ بات واضح کرو کہ تم سچے مومن ہو۔ اگر تم ایسا کرو۔ اور تمہاری مسجدیں اور تمہارے بازار اس بات پر شاہد ہوں۔ کہ تم نمازوں میں زیادہ پختہ ہو۔ تم غرباء کی خبر گیری کرتے ہو۔ تم ہمیشہ سچ بولتے ہو۔ تمہاری زبان عیب چینی نہیں کرتی۔ تم ظلم و تعدی نہیں کرتے۔ تو ہر شخص یہ اقرار کرے گا۔ کہ مرزا صاحبؑ نے عظیم الشان کام کیا ہے۔" (خطبہ جمعہ المصلح ۲۶ جون)

(۴) "دنیا امن چاہتی ہے۔ وہ تمہاری خدمت کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ دنیا پر تباہیاں آتی ہیں۔ مصائب آتے ہیں بلائیں آتی ہیں۔ لیکن تم لوگ اپنے مخصوص مسائل میں پڑے رہتے ہو۔ دوسرے لوگ تباہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور تم احمدیت کی صداقت کے متعلق اشتہار لکھ رہے ہوتے ہو۔ اس سے لوگوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو مر رہے ہیں۔ اور یہ لوگ اشتہار لکھنے میں لگے ہوئے ہیں۔ انہیں ہم سے کوئی ہمدردی نہیں۔ لیکن اگر تم میں محبت ہو۔ خدمت خلق کا مادہ ہو۔ اگر لوگ بھوکے ہوں۔ اور تم ان کی روٹی کا فکر کرو۔ تو سب لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو جائیں"۔ (خطبہ جمعہ المصلح ۲۶ جون ۵۳ء)

(۵) "تم دوسری باتوں میں بھی حصہ لو۔ کہتے ہیں دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر۔ لوگوں میں رہنا اور ان کا درد نہ رکھنا کتنی بڑی حماقت کی بات ہے۔ بندوں میں رہنا ہو۔ تو ان کی خدمت کا جذبہ بھی رکھنا چاہیئے۔ اگر تم میں بیواؤں کی خدمت۔ غرباء کی امداد اور تباہیوں میں تباہ حالوں کی خبر گیری کرنے اور ان کے لئے چندے دینے کی عادت نہیں پائی جاتی۔ تو تم میں کچھ بھی نہیں پایا جاتا۔ تمہارا فرض ہے کہ تم مسلمانوں کی ہمدردی کے کاموں میں حصہ لو اور جو تحریکات سارے ملک کے ساتھ تعلق رکھتی ہوں۔ ان میں بھی شوق سے شامل ہونے کی کوشش کرو"۔

(خطبہ جمعہ المصلح ۲۶ جون ۵۳ء)

(۶) خدا تعالیٰ کی مخلوق سے محبت رکھے بغیر خدا تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو شخص محبت الٰہی کا دعویٰ کرتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ اسے خدا تعالیٰ کے بندوں سے بھی محبت ہو۔" خطبہ جمعہ المصلح ۲۶ جون

(۷) "کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اس کے افراد زیادہ نہ سوچیں۔ اور باتیں کم نہ کریں"۔ خطبہ جمعہ المصلح یکم جولائی ۵۳ء

(۸) "تم اپنے اندر غور کرنے کی عادت پیدا کرو۔ اور اپنے ہمسایوں۔ دوستوں اور اپنی اولادوں میں بھی غور کی عادت پیدا کرو"

(خطبہ جمعہ المصلح یکم جولائی ۵۳ء)

(۹) اگر تم نظر نہ آنے والی چیزوں پر انحصار کرتے ہو۔ تو تم بے وقوف ہو ہمیں لوگوں کے سامنے نظر آنے والی چیزیں پیش کرنی چاہئیں۔ جب وہ انہیں دیکھیں گے۔ تو وہ ہمارے قریب آ جائیں گے۔

(خطبہ جمعہ المصلح ۵ جولائی ۵۳ء)

(۱۰) "تم اپنے اندر تغیر پیدا کرو۔ اور دوسروں کو نظر آنے والے اعمال درست کرو۔ تا تمہارے باطنی اعمال آپ ہی آپ درست ہو جائیں۔ (خطبہ جمعہ المصلح ۵ جولائی ۵۳ء)

(۱۱) آج کل کا زمانہ ایسا ہے۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والے کسی دوسرے شخص کی زبان سے یہ بھی سننا پسند نہیں کرتے۔ کہ اٹھ کر نماز پڑھو۔ جب حالات یہ ہیں۔ تو کیوں آپ لوگ ان طریقوں کو اختیار نہیں کرتے۔ جو محفوظ بھی ہیں اور معقول بھی"۔ (ارشاد حضور المصلح ۱۰ جولائی ۵۳ء)

(۱۲) جب تک تم اپنے نفس کی اصلاح نہیں کر لیتے۔ جب تک دیکھنے والا یہ نہ کہے۔ کہ ان لوگوں کے ایمان میں اور ہمارے ایمان میں فرق ہے۔ جب تک وہ یہ نہ سمجھے۔ کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لا کر ان لوگوں کے عمل میں بھی نیکی پیدا ہو گئی ہے۔ جب تک وہ یہ نہ کہے۔ کہ قرآن کریم کو ماننے کے نتیجہ میں ان لوگوں کے کاروبار میں دیانت آ گئی ہے۔ اس وقت تک تمہارا ایمان اور تمہارے عقائد چیتھڑوں اور کاغذ کے ٹکڑوں کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ بیکار چیزیں ہیں۔

(خطبہ جمعہ المصلح ۱۲ جولائی ۵۳ء)

(۱۳) محض ماننے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان اپنی عملی زندگی بھی اس کے مطابق ڈھالنے کے لئے تیار نہ ہو"۔

(خطبہ جمعہ المصلح ۲۸ جولائی ۵۳ء)

(۱۴) قرآن یہ کہتا ہے۔ کہ جس کے پیٹ میں حلال رزق جائیگا۔ وہی دنیا میں عمل صالح بجا لا سکے گا۔ اگر ہم اپنی باتوں میں اور خطبات میں اور تقاریر میں اور آپس کے لین دین میں یہی فقرہ دہرانا شروع کر دیں۔ تو دنیا اس کی قائل ہو جائے گی۔ لوگ پوچھا کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ سے کس طرح محبت کریں۔ نیکیوں میں کس طرح ترقی کریں گناہوں اور مختلف بدیوں سے کس طرح بچیں۔ اپنے مقاصد میں کامیابی کس طرح حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سوالات کا یہ جواب دیتا ہے۔ کہ کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً اگر تم یہ چاہتے ہو۔ کہ عمل صالح تم سے صادر ہوں۔ تو تم حلال اور طیب چیزیں استعمال کرو"

(خطبہ جمعہ المصلح ۲۸ جولائی ۵۳ء)

درخواست دعاء

ہم پر ایک مقدمہ بنا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باعزت بری فرمائے۔ خاکسار شریف احمد ڈیرھوی دوکاندار گرنڈی ریاست خیرپور سندھ۔

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق

امریکہ کے مشہور دشمن اسلام مسٹر ڈوئی کا انتہائی عروج کے بعد عبرتناک زوال

(از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم ۔ اے مبلغ اسلام مقیم امریکہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

زبان بندی

اب شہر صیہون کی حالت دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی جارہی تھی۔ ڈوئی کے قریبی معتقدین اب اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ کہ جب صیہون کو ایک خطرناک اور غالباً مہلک بحران سے دوچار ہونا پڑے گا۔ لیکن اگر نہیں سمجھا تھا۔ تو نادان ڈوئی جس کی بصیرت کی آنکھوں پر اس کے غرور و تعلّی کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ احباب ملاحظہ کر چکے ہیں۔ کہ دنیا کا سفر کرتے ہوئے وہ پہلے ریاست ہائے متحدہ کے جنوب مغربی حصے میں زمینوں کی خرید کے ارادہ سے ان کے ملاحظہ کو گیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا۔ کہ یہ زمین میکسیکو میں خریدی جائے۔ اس کا یہ خیال تھا۔ کہ اگر ایک دفعہ یہ زمین خریدی گئی۔ تو صیہون کی ساری مشکلات دور ہو جائیں گی چنانچہ اس نے صیہونی مریدوں میں اس زمین کی خرید کے لئے قرض دینے کی تحریک زور و شور کے ساتھ شروع کر دی۔ لیکن اب اس کے مریدوں کو بھی کچھ تجربہ ہوتا جارہا تھا۔ اس کی اس تحریک کا ردّ عمل نہایت مایوس کن طور پر ہوا۔ مگر ابھی اس کو یقین تھا۔ کہ وہ کامیاب ہو کر رہے گا۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۰۵ء کی آخری اتوار کو اس نے شہر صیہون کے مرکزی Tabernacle میں ایک غیر معمولی جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا۔

اس جلسہ کی تیاری بڑے اہتمام سے کی گئی۔ شیلو ٹیبرنیکل کے دروازے پر ڈوئی نے زائن گارڈ کے لمبے جلوس کا معائنہ کیا۔ اور سب کے ہال میں داخل ہو جانے کے بعد خود سٹیج پر اپنی خاص کرسی پر جا بیٹھا۔ وہ اپنے زرق برق لباس میں جس کو وہ اپنا پیغمبری لباس کہتا تھا۔ ملبوس تھا۔ تمام آنکھیں اس کی طرف ٹکٹکی لگائے تھیں۔ اور تمام کان اس تاریخی اجتماع میں اس کا اہم اعلان سننے کے لئے ہمہ تن تھے۔

آخر اس نے اپنا وعظ شروع کیا۔ مسٹر نیوکومب لکھتا ہے۔ کہ وہ اس روز اپنی فصاحت کے معراج پر تھا۔ وعظ کے بعد Lords Supper کی تقریب تھی۔ جس کے بعد وہ سفید لباس پہن کر پھر دوبارہ مریدوں کے سامنے آیا۔ پہلے دعائیہ ترانہ گایا گیا۔ بائیبل سے بعض آیات کی تلاوت کے بعد مسیح کا خون اور گوشت روٹی اور شراب کی صورت میں خاص لباس میں ملبوس نائبین کے ذریعہ سے تمام حاضر ارادت کیشوں میں تقسیم کیا گیا۔ اب اصل تقریب قریب التکمیل تھی۔ ڈوئی کو صرف چند اختتامی الفاظ کہنا تھا۔ جس کے بعد جلسہ برخواست ہونے والا تھا۔

ان آخری الفاظ کے لئے لوگ توجہ کے ساتھ منتظر تھے اچانک اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا۔ جیسے کہ کوئی گندا کیڑا اس کے بازو کو آچمٹا ہو۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ کو زور زور سے کرسی کے بازو پر مارا۔ لوگ اس غیر معمولی حرکت سے کچھ حیران سے ہو گئے۔

اس کا رنگ اچانک زرد پڑ گیا۔ اور وہ گرنے ہی لگا تھا۔ کہ اس کے دو مریدوں نے اسے سہارا دیا۔ اور گھسیٹتے ہوئے ہال سے باہر لے گئے۔ ڈوئی پر عین اس وقت فالج کا حملہ ہوا۔ جبکہ میکسیکو میں جائیداد کی خرید کی اسکیم اپنے پورے عروج پر پہنچ رہی تھی۔

وہ ہاتھ جو خدا تعالےٰ کے پہلوان کے مقابلہ پر اٹھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے دو سال بعد ہی شل کر دیا گیا۔ وہ زبان جس نے اصدق الصادقین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو گندی گالیاں دی تھیں۔ آج بند کر دی گئی۔ کچھ دنوں کے بعد ڈوئی کمزوری اور آہستگی سے تھوڑی بہت بات تو کر سکتا تھا۔ مگر اس دن کے بعد اسے اپنی اس شیلو ٹیبرنیکل میں جس پر اسے ناز تھا کبھی بھی اپنے مریدوں کو خطاب کرنے کی طاقت نصیب نہ ہوئی۔

جلد بعد ہی اپنی بحالیٔ صحت کے لئے مسٹر ڈوئی میکسیکو اور جمیکا کے سفر پر رخصت ہوا۔ مگر اسے کیا خبر تھی۔ کہ یہ سفر اس کے لئے کیا تباہیاں لانے والا ہے۔

جلسہ سالانہ کی تقاریر کے متعلق ضروری اعلان

امید ہے کہ انشاء اللہ اس سال بھی حسب دستور جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ گزشتہ سال جماعت کے فاضل مقررین نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائی تھیں۔

(۱) ذکر حبیبؑ
(۲) سپین میں تبلیغ اسلام کے حالات
(۳) اسلام میں خلافت کی اہمیت
(۴) عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ
(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۶) جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
(۷) انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کے حالات
(۸) سود انشورنس
(۹) اسلامی معاشرہ
(۱۰) احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جوابات
(۱۱) دور حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی بعض ذمہ داریاں
(۱۲) جہاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۱۳) مقام مہدویت جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے

اس سال جلسہ کے لئے اگر کوئی دوست موضوع تقاریر کے متعلق مشورہ دینا چاہیں تو آخر ستمبر ۱۹۵۳ء تک اپنی تجاویز نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھا جائے کہ مضامین حتی الوسع مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت تجویز کئے جائیں۔

(۱) ہستی باری تعالےٰ
(۲) فلسفہ احکام شریعت
(۳) دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ
(۴) مسئلہ ختم نبوت
(۵) وفات مسیح ناصری علیہ السلام
(۶) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں
(۸) مسئلہ خلافت
(۹) علوم کلام
(۱۰) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
(۱۱) عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جواب
(۱۲) جدید تحریکات
(۱۳) تبلیغ اسلام و احمدیت
(۱۴) جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دسمبر ۱۹۵۳ء کے آخری عشرہ میں جماعت احمدیہ کا آئندہ جلسہ سالانہ منعقد ہوگا۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپی رکھنے والوں کو معلوم ہوگا۔ کہ جس قدر اخراجات ہم کو جلسہ سالانہ پر کرنے پڑتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں چندہ کی جو رقم اس غرض کے لئے جمع کی جاتی ہے۔ کئی ہزار کی مقدار میں کم ہوتی ہے۔ اور مرکز کی متواتر کوششوں کے باوجود خرچ کے مقابلہ میں آمد کی کمی سال بہ سال قائم رہتی ہے۔ نظارت بیت المال کی رائے میں اس کمی کی خاص وجہ یہ ہے کہ جماعتوں کے ذمہ وار عہدہ داران مد کے چندہ کی وصولی میں پوری توجہ اور کوشش سے کام نہیں لیتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جو جماعت ہر قسم کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہو وہ جلسہ سالانہ کے چندوں کی فراہمی میں معیار سے گری رہے۔

اندریں حالات میں جماعت کے تمام مخلص دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے اکٹھا کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے کام لیں۔ اور آئندہ جلسہ کے لئے عزم صمیم کے ساتھ اس قدر چندہ کی رقم جمع کر دیں جو کم از کم ہمارے اخراجات کے لئے مکتفی ہو احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح لازمی چندہ کی شرح ہر شخص کی آمد ماہوار پر ایک آنہ فی روپیہ مقرر ہے۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ کی شرح سارے سال میں ایک مہینہ کی آمد پر ۱۰ فیصدی کے حساب سے مقرر ہے۔ گویا ایک سو روپیہ ماہوار آمد والے دوست کے لئے صرف مبلغ دس روپے بطور چندہ جلسہ سالانہ واجب الادا ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ضلع چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲ اگست کو جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض حاجی احمد خان صاحب ایاز نے سرانجام دیئے بابو برجندرا چندر بی۔ اے سیکرٹری پریتک سنگھا آشرم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر انگریزی میں ایک پُر مغز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی سید اعجاز احمد صاحب مبلغ مشرقی پاکستان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر بنگلہ زبان میں تقریر کی۔ صاحب صدر نے مناسب الفاظ میں تقاریر پر تبصرہ کیا۔ اور اس قسم کے جلسوں کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ جلسہ میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو معززین بھی شریک ہوئے۔ (نامہ نگار)

پروگرام دورہ مجالس خدام الاحمدیہ

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ کا دورہ کریں گے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ قائدین جملہ مجالس اپنی اپنی مجالس کا بجٹ۔ وصولی۔ بقایا کے حسابات تیار رکھیں۔ نیز خدام الاحمدیہ سے متعلق ریکارڈ بھی تیار رکھیں:۔

۲۵/۸/۵۳ لائلپور ۲۶/۸/۵۳ گوکھووال ۲۷/۸/۵۳ جڑانوالہ
۲۸/۸/۵۳ ننکانہ صاحب ۲۹/۸/۵۳ چک ۹۶ مریح
۳۰/۸/۵۳ چک ۶۹ گھسیٹ پورہ ۳۱/۸/۵۳ شیخوپورہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت:۔ خاکسار کے بھائی محمد صادق صاحب درویش حال کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ کو ۱۷/۸/۵۳ کو خدا تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی صحت درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ بدرالدین عابد ربوہ

روحانی ترقی کیلئے سادہ زندگی نہایت ضروری ہے

تحریک جدید کے مطالبات کا وہ بنیادی اصل جسے اختیار کئے بغیر ایسا ماحول پیدا نہیں ہو سکتا جو قربانی کی خواہش رکھنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ سادہ زندگی ہے۔ ایک شخص اپنے دل میں خدمت دین کی خواہ کتنی بڑی تڑپ رکھتا ہو۔ اگر اپنی ضروریات کو محدود کر کے کچھ روپیہ پس انداز نہیں کرتا۔ جسے وہ اسلام اور احمدیت کی راہ میں ضرورت پر خرچ کر سکے۔ تو اس کی محض خواہش اور آرزو اسلام کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو جب کہ آپ جموں میں ملازم تھے۔ ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ "اپنے نفس سے ایک متکلم عہد کر لیں کہ تیسرا یا چوتھا حصہ تنخواہ میں سے خرچ کریں۔ اور باقی کسی دوکان وغیرہ میں جمع کرا دیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۵۲)

اپنی آمد کا ایک چوتھائی حصہ یا ½ حصہ پس انداز کرنے کا ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اسی لئے دیا۔ کہ خدمت دین کا جب کوئی نیا موقعہ نکلے۔ تو روپیہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے دل میں یہ حسرت پیدا نہ ہو۔ کہ کاش میرے پاس روپیہ ہوتا اور خدمت اسلام میں خرچ کرتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے تو اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی آمد کا ½ لیا۔ اپنی تمام آمد اور اپنی تمام زندگی کی تمام گھڑیاں اپنے آقا و مطاع کی خدمت میں گذار کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے یہ نہایت ہی گراں قدر سارٹیفکیٹ حاصل کر لیا۔ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

مگر ہم لوگ جو بعد میں آنے والے ہیں حیران تھے۔ کہ پیچھے آکر کون سے ایسے اعمال بجا لائیں۔ جن کی وجہ سے ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جائے۔ جو اس سلسلہ کے لئے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر چکے۔ کہ ناگاہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید ہمارے سامنے پیش کر دی۔ اور اس میں پہلا مطالبہ یہی کیا۔ کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ۔ اور عیش و آرام کے سامانوں سے دل برداشتہ ہو جاؤ۔ اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ نے جو فرمایا۔ اس کا ملخص یہ ہے کہ زبان سے یہ کہنا بالکل آسان ہے۔ کہ ہمارا مال سلسلہ کا مال ہے۔ مگر جب ہر شخص کو کچھ روپیہ کھانے اور کچھ مکان پر۔ کچھ علاج پر اور کچھ شادی وغیرہ پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور ان اخراجات کے بعد اس کے پاس کچھ نہیں بچتا۔ تو اس صورت میں اس کا یہ کہنا کہ میرا سب مال حاضر ہے۔ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ اور اس قسم کی قربانی نہ تو قربانی پیش کرنے والے کو کوئی نفع پہنچا سکتی ہے۔ اور نہ سلسلہ کو اس سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ اپنے اخراجات کو سو سے نوے پر لے آئے۔ تب بے شک اس کی قربانی کے معنے دس فی صدی قربانی کے ہوں گے۔ غرض آپ نے بتایا۔ کہ قربانی کرنے سے پیشتر ضروری ہے۔ کہ اس کے لئے ماحول پیدا کیا جائے۔ اور یہ ماحول اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک عورتیں اور بچے بھی تعاون نہ کریں۔ اور سب مل کر اپنے اخراجات میں کفایت نہ کریں۔ اسی لئے آپ نے سادہ زندگی کا مطالبہ جماعت احمدیہ کے سامنے پیش فرمایا۔ اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و مکاشفات میں سادہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"کوئی تیس سال کا عرصہ گذرا۔ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا۔ کہ بٹالہ کے مکانات میں ایک چوکی ہے۔ اس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں۔ اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح کا پہنا ہوا ہے۔ گویا کہ دنیا سے الگ ہو رہا ہوں۔ اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا۔ اور مجھے پوچھتا ہے۔ کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے۔ میں نے کہا میں ہوں۔ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی تعریف سنی ہے۔ کہ آپ کو اسرار دینی اور حقائق و معارف میں بہت دخل ہے۔ یہ تعریف سن کر ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کیا جواب دیا۔ اس پر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور بہہ کر رخسار پر پڑتے تھے۔ ایک آنکھ اوپر تھی اور ایک نیچے اور اس کے منہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔ "تہیدستان عشرت را" (یعنی آرام طلبی کی زندگی سے الگ رہنے والے) اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا۔ کہ یہ **مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے۔**" (تذکرہ صفحہ ۱۶)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے۔ جس کا دوسرا مصرعہ الہامی ہے ؎

منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگار من تہیدستان عشرت را

(تذکرہ صفحہ ۲)

یعنی اگر تم خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو دنیا کی آسائشوں سے دل مت لگاؤ۔ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دور رہنے والوں کو ہی دوست رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام بھی اسی مفہوم کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے۔ **کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکن من الصالحین الصدیقین۔** (تذکرہ صفحہ [illegible])

یعنی اے انسان تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن یا راہ رو ہے۔ اور صالحین و صدیقین میں داخل ہو جا۔

احادیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر گئے۔ اور دیکھا۔ کہ وہاں کوئی اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ اور اس چٹائی کے نشان آپ کی پیٹھ پر لگے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حالت دیکھ کر رونا آگیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمرؓ تو کیوں روتا ہے۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے آپ کی تکالیف کو دیکھ کر رونا آگیا۔ قیصر اور کسریٰ جو کافر ہیں۔ وہ تو آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور آپ ان تکالیف میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! میرا اس دنیا سے کیا کام! میری مثال اس سوار کی سی ہے۔ جو شدت گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے۔ اور جب دوپہر کی شدت نے اس کو سخت تکلیف دی۔ تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا۔ اور پھر چند منٹ آرام کرنے کے بعد اسی گرمی کی حالت میں اپنی راہ لی۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و مکاشفات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ جس امر کی طرف راہبری کر رہے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ روحانی ترقیات کے لئے سادہ زندگی نہایت ضروری چیز ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس دروازہ سے گذرے۔ یہ دروازہ نہایت ہی تنگ ہے۔ اور اس میں داخل ہونے سے پہلے نفس کی فربہی کو [illegible] اور لاغری میں تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ اور اپنے آراموں اور آسائش کے تمام سامانوں کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ پس جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و مکاشفات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی زندگیوں کو سادہ بنانا روحانی زندگی کے لئے از حد ضروری ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور اس کو پاکیزہ کرتی ہے۔ اور موجب برکت ہوتی ہے۔

معمولی و غیر معمولی ضرورت کیلئے روپیہ محفوظ کرنے کا طریق

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے وہ اپنی آئندہ ضروریات کے لئے پس انداز کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔

(۱) دفتر محاسب میں ایک صیغہ امانت قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے نکلوا سکتا ہے۔ اور اگر روپیہ رکھوانے والا باہر ہو۔ تو اس کے طلب کرنے پر صیغہ اپنے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

(۲) مذکورہ صیغہ میں ایک اور غیر تابع مرضی قائم ہے۔ اس مد میں روپیہ رکھوانے والے خود روپیہ نکلوانے کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دینا ضروری ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے۔ کہ وہ اپنی معمولی ضرورت پر آسانی سے اور یک دم روپیہ نہ نکلوا سکیں۔ بلکہ خاص ضرورت پر ہی خرچ کرنے کے لئے برآمد کر سکیں۔ نیز اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ بھی نہیں لگتی۔ کیونکہ ضرورت کے وقت صدر انجمن بھی اس روپیہ کو استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے امانت دار کو بھجوانے کا خرچ بھی صدر انجمن ادا کرتی ہے۔ (ناظر بیت المال)

زکوٰۃ کی فرضیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۰ء کے سالانہ جلسہ پر زکوٰۃ کی فرضیت کے متعلق جو بیان فرمایا وہ حضور ہی کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ تو ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ جو نہیں دیتا وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جب کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ۔ ان میں تو رسول کریم کو حکم ہے کہ تو لے اب جبکہ آپؐ نہیں رہے تو اور کون لے سکتا ہے؟ نادانوں نے یہ نہ سمجھا کہ وہ محمدؐ کا قائم مقام ہوگا۔ جو لے گا لیکن جہالت سے انہوں نے کہہ دیا کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ ادھر تو لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور ادھر فساد ہو گیا۔ قریباً سارا عرب مرتد ہو گیا۔ اور کئی مدعیان نبوت کھڑے ہو گئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ نعوذ باللہ اسلام تباہ ہونے لگا ہے۔ ایسے نازک وقت میں صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔ کہ آپ ان لوگوں سے جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ فی الحال نرمی سے کام لیں۔ حضرت عمرؓ جن کو بہت بڑا بہادر کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گو میں کتنا ہی بہادر ہوں۔ مگر ابوبکرؓ جتنا نہیں کیونکہ میں نے بھی اس وقت یہی کہا کہ ان سے نرمی کی جائے۔ پہلے کافروں کو زیر کر لیں پھر ان کی اصلاح کر لیں گے۔ لیکن ابوبکرؓ نے کہا ابو قحافہ کی کیا حیثیت ہے کہ رسول کریمؐ کے دیئے ہوئے حکم کو بدل دے؟ میں تو ان سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک کہ یہ لوگ پوری طرح زکوٰۃ نہ دیں۔ اور اگر رسول کریمؐ کے وقت اونٹ باندھنے کی ایک رسی جو دیتے تھے وہ بھی ادا نہ کریں۔ اس وقت صحابہؓ کو پتہ لگا کہ خدا کا بنایا ہوا خلیفہ کس قدر جرأت اور دلیری رکھتا ہے آخر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو زیر کیا۔ اور ان سے زکوٰۃ لے کر چھوڑی۔ مگر بہت لوگ ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ جب انہیں کہا جائے تو کہتے ہیں۔ اچھا یہ بھی فرض ہے؟ پھر ایک سال یونہی گذار دیتے ہیں۔ گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں دوسرے سال پھر سنتے ہیں مگر ایسا ہی سنتے ہیں گویا نہیں سنا مگر وہ اس طرح اس فرض کی ادائیگی سے بچ نہیں سکتے جو شخص زکوٰۃ کو چھوڑتا ہے۔ اس سے وہی معاملہ جائز ہو جاتا ہے۔ جو کفار سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے جب حضرت ابوبکرؓ کو زکوٰۃ نہ دینے والوں کے متعلق کہا کہ یہ مسلمان ہیں ان سے کافروں والا معاملہ نہ کیا جائے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ نہیں ان سے کافروں والا معاملہ ہی کیا جائے گا۔ چنانچہ ان کو پکڑ کر غلام بنایا گیا۔

زکوٰۃ کے متعلق ہم نے ایک رسالہ شائع کیا ہوا ہے۔ تم اس کو پڑھو اور جس پر زکوٰۃ واجب ہے وہ زکوٰۃ دے اور اس رقم کو مرکز میں پہنچاؤ جیسا کہ اس کے متعلق حکم ہے۔"

ناظر بیت المال ربوہ

دعوت نامہ برائے مجلس تجار

ربوہ دارالہجرت میں عنقریب مجلس تجار قائم کی جا رہی ہے۔ سب تجار کو اکٹھا کرنا اور ان کے اندر دلچسپی پیدا کرنا۔ اس مجلس کا فرض اولین ہوگا۔ لہٰذا اسی اعلان کے ذریعے تمام احمدی تجار کو اس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ ممبروں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کوئی چندہ مقرر نہیں فرمایا۔ ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق چندہ دے چاہے کوئی ایک پیسہ ہی دے۔

جن احباب کے نام ۵۳/۸/۱۰ تک نظارت ہذا میں پہنچ جائیں گے۔ وہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہوں گے۔ اس لئے گزارش ہے کہ احباب جلد سے جلد مجلس تجار کا ممبر ہونے کی درخواست بھجوائیں۔ نائب ناظر امور عامہ

ضروری اعلان

پہلے بھی اعلان کرائے جا چکے ہیں۔ کہ کوئی دوست بغیر اجازت نظارت امور عامہ ربوہ میں مستقل یا عارضی رہائش کی غرض سے تشریف نہ لائیں۔

ربوہ میں آنے سے قبل بذریعہ درخواست منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ ورنہ بلا اجازت آنے والوں کو واپس جانا پڑے گا۔ جس کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

" احباب کو چاہئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیراً۔" منقول از الفضل ۲۹/۷ ۱۹ء

نوٹ۔ ایف اے۔ ایف ایس سی نان میڈیکل نیز تھرڈ ایئر بی اے بی ایس سی میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہو کر ۲۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ تھرڈ ایئر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام کالج میں ہے۔ ایسے مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے۔ تفاصیل کے لئے کالج پراسپکٹس طلب فرمائیے۔ (پرنسپل)

ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع

۲۳ — ۲۴ — ۲۵ — اکتوبر ۱۹۵۳ء

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مذکورہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہوگا۔ سال بھر میں جملہ خدام کے جمع ہونے کا ایک ہی موقعہ ہوتا ہے۔ اس میں ہر خادم کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جملہ قائدین خدام الاحمدیہ ابھی سے خدام میں تحریک کریں۔ اور اپنے اس قومی اجتماع میں اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کریں۔ چونکہ مرکز میں اس بارہ میں ضروری انتظامات کرنے ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس ۳۰ ستمبر ۱۹۵۳ء تک ہمیں اطلاع دیں کہ ان کی مجلس کے کل خدام و اطفال کی تعداد کتنی ہے۔ اور ان میں سے کتنے اجتماع میں شامل ہوں گے۔ تا اس کے مطابق انتظامات کئے جا سکیں۔ یہ اطلاع مقررہ تاریخ تک آ جانی ضروری ہے۔ معتمد خدام الاحمدیہ ربوہ

تعمیر مسجد دارالرحمت ربوہ

دارالامان قادیان میں مرکزی مساجد کے علاوہ۔ جو مساجد مختلف محلہ جات میں تعمیر ہوئیں۔ وہ اہل محلہ کے چندہ سے تعمیر ہوئی تھیں۔ اس انتظام کے ماتحت سب سے پہلی مسجد محلہ دارالرحمت میں بنی تھی۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ ربوہ میں بھی سب سے پہلی مسجد جو لوکل انجمن کے انتظام کے ماتحت تعمیر ہونے لگی ہے۔ وہ محلہ دارالرحمت میں ہی بن رہی ہے۔ الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی منظوری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ "اصل طریق یہی ہے کہ محلہ کے لوگ اپنی مسجد بنائیں"۔ پس اس کے لئے ضروری انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ چندہ کی فراہمی اور مسجد کی تعمیر کے جملہ انتظامات مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب (وکیل المال) محلہ دارالرحمت ربوہ کے سپرد کئے گئے ہیں۔ وہ ان تمام دوستوں کو جو اس وقت اس محلہ میں رہائش رکھتے ہیں۔ یا اس محلہ میں مکان تعمیر کر چکے ہیں۔ یا مکان کے لئے زمین خرید چکے ہیں۔ چندہ کی تحریک کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ سب احباب خدا کے گھر کی تعمیر میں بڑی خوشی سے حصہ لیں گے۔ اور غرض کے لئے جس قدر سرمایہ کی ضرورت ہوگی بہت جلد فراہم کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا
صدر محلہ دارالرحمت ربوہ

نوٹ۔ محلہ دارالرحمت کے احباب تمام روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پتہ سے کوپن پر "تعمیر مسجد دارالرحمت" لکھ کر ارسال فرما دیں۔

ہالینڈ کی طرف سے اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کا مطالبہ!

۱۹۵۵ء میں ایک خاص کانفرنس طلب کرنے کی تجویز!

نیویارک ۲۲ اگست:۔ اقوام متحدہ میں ہالینڈ کے نمائندے نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام ایک خط ارسال کیا ہے جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کرنے کے لئے ۱۹۵۵ء میں ایک خاص کانفرنس طلب کی جائے۔ نمائندہ مذکور نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے۔ کہ نظر ثانی کا ابتدائی کام پہلے ہی شروع ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ ۱۹۵۵ء میں یہ کام باحسن وجوہ پایہ تکمیل کو پہنچ سکے چنانچہ مراسلہ میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ابتدائی کام شروع کرنے کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کر دیا جائے۔ تاکہ اس پر بحث و تمحیص ہونے کے بعد نظر ثانی کے ضروری انتظامات اور دیگر ابتدائی کام جلد شروع ہو سکیں۔

غلہ کی ناجائز برآمد روکنے کیلئے حکومت کی اپیل!

کراچی ۲۲ اگست، حکومت سندھ نے سندھ کی سرحد سے غلہ کی ناجائز برآمد کے انسداد کے لئے ایک علیحدہ محکمہ قائم کر دیا ہے۔ حکومت اس ناجائز برآمد کے روکنے میں بڑی حد تک کامیاب ہوئی ہے۔ لیکن اس کامیابی کو برقرار رکھنے کے لئے عوام کی مدد بے حد ضروری ہے۔ اس لئے حکومت عوام سے درخواست کرتی ہے۔ کہ جس وقت بھی ان کو کسی شخص کے متعلق یہ اطلاع ملے۔ کہ وہ غلہ کی ذخیرہ اندوزی اور ناجائز برآمد کرتا ہے۔ اس کے خلاف نزدیکی پولیس چوکی یا تھانہ میں رپورٹ کرکے اس قومی کام میں حکومت کی مدد کریں۔ عوام کو یقین دلایا جاتا ہے۔ کہ حکام خبر دہندہ کو غداران وطن کے شر سے محفوظ رکھنے کی تمام امکانی کوششیں کریں گے۔ متعلقہ حکام کو اطلاع بہم پہنچانے والوں کو انعام دینے کا سوال بھی حکومت کے زیر غور ہے۔

مسٹر محمد علی دنیا کے بڑے مدبرین میں سے ہیں

ایک امریکی اخبار کی رائے

واشنگٹن ۲۲ اگست:۔ یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ ... اینڈ ٹیلیگرام سالٹ لیک سٹی کی اشاعت مورخہ ۱۹ اگست میں مسٹر ڈیون میک نے مسٹر محمد علی وزیر اعظم کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ دنیا کے بڑے مدبرین میں سے ہیں اس وقت جبکہ ایشیا کا یہ برصغیر مصائب کے دور سے گزر رہا ہے۔ اسے مستحکم بنانے میں ان کی کوششیں اہم ثابت ہونگی جو بھی کمالات کا مظاہرہ کیا۔

سویڈن میں پاکستانی سفیر کا تقرر

کراچی ۲۲ اگست:۔ مسٹر سموئیل مارٹن برک پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ برطانیہ کو سویڈن میں پاکستان کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر برک کو ناروے ڈنمارک اور فن لینڈ میں بھی پاکستان کے وزیر کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے

مسٹر برک کی عمر ۴۴ برس ہے۔ موصوف نے پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم پائی۔ ۱۹۵۱ء میں انڈین سول سروس میں داخل ہوئے اور پنجاب میں مقرر کئے گئے۔ برصغیر کی تقسیم کے وقت انڈین سول سروس سے پنشن لی۔ مگر حکومت پاکستان کی جانب سے موصوف کو جولائی ۱۹۴۸ء میں دوبارہ ملازمت دی گئی۔ اور موصوف فروری ۱۹۴۹ء میں کراچی میں پاکستان کے ہائی کمیشن میں کونسلر کی حیثیت سے مقرر کئے گئے۔ فروری ۱۹۵۲ء میں آپ کا تبادلہ واشنگٹن کے پاکستانی سفارت خانہ میں کر دیا گیا۔ جہاں اگست ۱۹۵۲ء میں برطانیہ میں پاکستان کی جانب سے ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کئے گئے۔

پسماندہ اقوام کیلئے وظائف

کراچی ۲۲ اگست:۔ ۱۹۵۳-۵۴ء میں پسماندہ اقوام کے لئے اندرون ملک کے وظائف کے لئے مغربی و مشرقی پاکستان میں درخواستیں لینے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۳ء مقرر کی گئی ہے۔ اس سے اس اعلان کی وضاحت ہوتی ہے جو جنوری میں ان وظائف کیلئے درخواستیں طلب کرنے کے سلسلے میں کیا گیا تھا۔

گاماں پہلوان اور ان کے ساتھی کابل میں

کابل ۲۲ اگست:۔ کشتی کے تقریباً ۳۰۰۰۰ شائقین نے پاکستانی پہلوانوں کی ہنرمندی و جوان مردی کے مظاہرے کو دیکھا۔ یہ جلسہ ۱۸ اگست ۱۹۵۳ء کو افغان اولمپک فیڈریشن کی جانب سے افغان اسپورٹس اسٹیڈیم میں منعقد کیا گیا تھا۔ پاکستانی پہلوان جب اسٹیڈیم میں داخل ہوئے۔ تماشائی خود بخود کھڑے ہو گئے اور دنیا کے مشہور پہلوان اور ان کی جماعت کو خوش آمدید کہنے کے لئے نعرے لگانے لگے۔

پاکستانی پہلوانوں نے جس ہنرمندی کا مظاہرہ کیا۔ سب لوگوں نے بہت ہی سراہا۔ یونس، سراج الدین، نذیر الدین، امانت علی اور میر ملا نے کشتی کے کمالات دکھلائے۔ افغانستان کے ممتاز پہلوانوں نے

گاماں پہلوان اپنی بین الاقوامی فتوحات کی یادگار کے طور پر اپنا چاندی کا گرز لئے ہوئے اور دنیا کی چیمپئن شپ کی مشہور پیٹی پہنے ہوئے تماشائیوں کے نعروں کے ساتھ ساتھ اسٹیڈیم کے چاروں طرف گئے گاماں نے افغان اولمپک فیڈریشن اور افغانی عوام کی مہمان نوازی اور محبت کا شکریہ ادا کیا۔

اپریل ۱۹۵۴ء تک کشمیر میں رائے شماری کرانے کیلئے ناظم استصواب مقرر کر دیا جائیگا

محمد علی اور نہرو کا مشترکہ اعلان!

کراچی ۲۲ اگست:۔ پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم کی آخری ملاقات کے بعد کراچی و دہلی سے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ وزراء اعظم کے درمیان اس امر پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کہ کشمیر کے مسئلے کو عوام کی خواہشات کے مطابق طے کیا جائے تاکہ ریاست کے عوام کی خوشحالی میں اضافہ ہو۔ اور ان کی عام زندگی درہم برہم نہ ہونے پائے۔ مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ وزراء اعظم کے درمیان نئی دہلی میں ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ اگست کو ملاقاتیں ہوئیں۔ تین ہفتے قبل کراچی میں جو مذاکرات ہوئے تھے۔ ان ملاقاتوں کے دوران انہیں جاری رکھا گیا۔ کشمیر و دیگر متنازعہ امور پر تفصیلی وضاحت سے غور کیا گیا۔ وزراء اعظم اس بات کا مصمم ارادہ رکھتے تھے۔ کہ ان مسائل کو جلد از جلد پر امن طریقے پر باہمی تعاون سے حل کیا جائے۔ تاکہ دونوں ممالک کو فائدہ پہنچ سکے۔

کشمیر کے تنازعہ پر خصوصیت کے ساتھ تفصیلی غور کیا گیا۔ وزراء اعظم کا یہ پختہ خیال تھا۔ کہ اس مسئلہ کو عوام کی خواہشات کے مطابق طے کیا جانا چاہیئے۔ تاکہ ان کی خوشحالی میں اضافہ ہو۔ اور ریاست کے عوام کی عام زندگی درہم برہم نہ ہونی چاہیئے۔ عوام کی خواہشات معلوم کرنے کا طریقہ آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہی ہو سکتا ہے۔ ایسے استصواب رائے پر ... کئی مسائل قبل ... سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ لیکن چند دوسرے ابتدائی مسائل (باقی ...)

مجلس دستور ساز کے صدر مشرقی پاکستان جائیں گے

کراچی ۲۲ اگست:۔ آنریبل مسٹر تمیز الدین خان صدر مجلس دستور ساز پاکستان اتوار کی سہ پہر ۲۳ اگست ۱۹۵۳ء کو پان امریکن ایر ویز کے ذریعہ مشرقی پاکستان کے پندرہ روزہ دورہ پر کراچی سے روانہ ہو رہے ہیں۔

مسٹر تمیز الدین خان کلکتہ میں ایک دن قیام کرنے کے بعد ڈھاکہ روانہ ہوں گے۔ اور وہاں ۲۵ اگست ۱۹۵۳ء کو صبح کو پہنچیں گے۔

موصوف ڈھاکہ میں دو دن قیام کریں گے اور پھر فرید پور، رنگپور اور راجشاہی جائیں گے اور ۵ ستمبر ۱۹۵۳ء کو ڈھاکہ واپس آکر ۷ ستمبر کو کراچی واپس آ جائیں گے۔

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک

مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے۔ کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کما حقہ، توجہ نہیں فرماتیں۔

لہذا

بذریعہ اعلان ہذا عہدہ داران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔ اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں

جزاکم اللہ احسن الجزاء:۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

سلطان مراقش کی معزولی سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کیلئے

سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ

نیو یارک ۲۲ اگست۔ اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں عرب ایشیائی گروپ نے سلامتی کونسل سے کہا ہے۔ کہ سلطان مراقش کی معزولی سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے کونسل کا اجلاس فوری طور پر طلب کیا جائے۔ گروپ کی طرف سے سلامتی کونسل کے موجودہ صدر مسٹر سیانگ کو جو نیشنلسٹ چین کے نمائندے ہیں۔ ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ جس میں ان سے کہا گیا ہے۔ کہ سلطان مراقش کی معزولی سے فرانس اور مراقش کے تعلقات میں شدید کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

ان حالات کی تحقیقات کرنے کے لئے سلامتی کونسل میں موجودہ صورت حال پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ مراسلہ میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے منشور کے تحت فرانس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ عرب ایشیائی گروپ کے جس جلسے میں یہ مراسلہ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس میں مراقش کی "استقلال" اور دوسری سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اقوام متحدہ کے سیاسی مبصرین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ مراقش کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا جلسہ شاید آئندہ پیر کو ہی طلب کر لیا جائے گا۔ عرب ایشیائی گروپ کی طرف سے دو روز قبل بھی یہ کوشش کی گئی تھی۔ کہ سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔ لیکن صدر نے اس بنا پر اجازت نہیں دی کہ سیاسی کمیٹی کا یہ اجلاس صرف کوریا کے مسئلے پر بحث کرنے کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ سلامتی کونسل کی متوقع بحث نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ فرانس نے سلطان مراقش کو جلاوطن کر کے سابقہ معاہدے کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔

سلطان مراقش کی معزولی پر فرانسیسی کابینہ میں اختلاف

پیرس ۲۲ اگست۔ فرانسیسی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ حکومت فرانس مراقش کے بارے میں بہت جلد نئی پالیسی کا اعلان کرنے والی ہے۔ اس کے تحت بہت سی تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اور بعض نئے افسر مقرر کرنے کے علاوہ فرانس کے حامی نوجوانوں کو آگے لایا جائے گا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سلطان مراقش سیدی محمد بن یوسف کو معزول کرنے کے بارہ میں فرانسیسی کابینہ میں اختلاف ہے۔ بعض وزراء نے اس اقدام کے بارے میں بے اطمینانی ظاہر کی ہے۔ ایک اور اطلاع منظر ہے۔ کہ سلطان مراقش اور ان کے دو لڑکے کارسیکا پہنچ گئے ہیں۔ یہاں سے وہ فوراً یورپ چلے جائیں گے۔ اور غالباً وہیں قیام کریں گے۔

محمد علی اور نہرو کا مشترکہ اعلان

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

پر اتفاق رائے نہ ہونے کے سبب اس سمجھوتہ کو اب تک عمل میں نہ لایا جا سکا۔ وزراء اعظم نے ضروری سمجھا۔ کہ ان ابتدائی مسائل پر براہ راست غور و خوض کے بعد ان پر سمجھوتہ کیا جائے۔ ان سمجھوتوں پر عملدرآمد کیا جائیگا۔ اور آئندہ اقدام ناظم رائے شماری کا تقرر ہوگا۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اپریل ۱۹۵۴ء تک ناظم رائے شماری کا تقرر کر دیا جائیگا۔ اس سے قبل ابتدائی مسائل پر تصفیہ کر کے ان پر عملدرآمد کرنے کے سلسلے میں ضروری کارروائی کی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے فوجی و دیگر ماہرین کی کمیٹیاں وزراء اعظم کے مشورے کے لئے قائم ہوں گی۔ ناظم رائے شماری تقرر کے بعد ریاست کے حالات کا جائزہ لے کر رپورٹ پیش کریگا۔ جس میں پوری ریاست میں رائے شماری کی تیاریوں کے لئے تجاویز بھی شامل ہوں گی۔ ناظم رائے شماری اس سلسلے میں دیگر ضروری اقدام بھی کریگا۔ وزیر اعظم نے متروکہ املاک کے سوال پر بھی غور کیا۔ دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے اس مسئلہ پر جو بات چیت کی ہے۔ اس سے اس مسئلہ کے حل کی راہ میں کافی کچھ کر لیا گیا ہے۔ چند اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد اس معاملہ میں قطعی فیصلے کئے جائیں گے۔ اور مزید مذاکرات کے لئے ایک ماہ کے اندر اندر دونوں حکومتوں کے نمائندوں کی پھر ملاقات ہوگی۔ مشرقی بنگال میں گھرے ہوئے بھارتی علاقوں اور کوچ بہار میں گھرے ہوئے پاکستانی علاقوں کے تبادلے کے سوال پر کراچی کی ملاقات میں وزیر اعظم کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے کلکتہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جو مشرقی پاکستان۔ مغربی بنگال و آسام کے درمیان سفر و تجارت کی سہولتوں اور دیگر مسائل پر بھی غور کرے گی۔ کانفرنس میں مشرقی پاکستان۔ مغربی بنگال۔ آسام اور بھارت و پاکستان مرکزی حکومتوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔ وزراء اعظم نے اخبارات۔ ریڈیو تقاریر یا بیانات کے ذریعے ایک دوسرے ملک کے خلاف حملوں و پراپیگنڈہ کی مذمت کرتے ہوئے ذمہ دار افراد سے ایسی حرکتوں سے باز رہنے کی اپیل کی ہے۔ تاکہ دونوں ممالک میں خیرسگالی بڑھے اور تمام مسائل و تنازعات حل ہو سکیں۔ دونوں وزراء اعظم خط و کتابت یا ملاقاتوں کے ذریعہ تنازعات کے حل کی کوشش کرتے رہیں گے۔

محمد علی اور نہرو نے مسئلہ کشمیر کے متعلق مدبرانہ رویہ اختیار کیا ہے

نیویارک ہیرلڈ ٹریبون کا تبصرہ

نیویارک ۲۲ اگست۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبون نے کشمیر کے متعلق محمد علی نہرو مذاکرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دونوں کے مشترکہ اعلان میں جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہ ایک مدبرانہ فیصلہ ہے۔ غالباً اس فیصلہ کے محرکات کشمیر کے حالیہ واقعات ثابت ہوتے ہیں۔ اب اس امر کے روشن امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ پرامن طریق سے طے ہو جائے گا۔ اور کشمیری عوام کو آزادانہ ماحول میں اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا موقع مل جائے گا۔

وزیر خزانہ پاکستان اگلے ماہ امریکہ جا رہے ہیں

کراچی ۲۲ اگست۔ عالمی بنک کا جو وفد پاکستان آیا ہوا ہے اس کے لیڈر نے آج ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ پاکستان کے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی اگلے ماہ واشنگٹن جا رہے ہیں۔ جہاں وہ عالمی بنک کے ڈائرکٹروں سے گفت و شنید کریں گے۔ آپ نے بتایا کہ وفد پاکستان کی مالی حالت کا مجموعی جائزہ لینے کے بعد آج واپس امریکہ جا رہا ہے۔ جہاں یہ وہ اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ اگر پاکستان کے لئے قرضہ کی منظوری مل گئی۔ تو بہت جلد ماہرین کا ایک وفد پاکستان آئے گا۔

مشرقی جرمنی اور روس کے وزرائے اعظم کی اہم کانفرنس

ماسکو ۲۲ اگست۔ کل سے یہاں مشرقی جرمنی اور روس کے وزرائے اعظم کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں مشرقی جرمنی کے مستقبل کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر مبصرین کا خیال ہے۔ کہ یہ کانفرنس فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ اور اس کے فیصلے مشرقی جرمنی کے لئے نمایاں اہمیت رکھیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس نے مشرقی جرمنی کو مؤثر مالی امداد دینے کا یقین دلایا ہے۔

یوم عرفات کو ۲۰ حاجی فوت ہوئے

کراچی ۲۲ اگست۔ سعودی عرب کے سفارت خانہ نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ امسال یوم عرفات کے موقع پر ۲۰ حاجیوں کی وفات واقع ہوئی۔ ان میں سے ۱۵ سن سٹروک کی وجہ سے اور باقی پانچ ضعیفی کی وجہ سے فوت ہوئے۔

تہران ۲۲ اگست۔ کرنل زاہدی کی حکومت نے ڈاکٹر مصدق کے دو اور حامیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان میں سے ایک اصفہان کا گورنر بھی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امریکی سفیر متعینہ تہران نے ڈاکٹر مصدق کی حکومت کا تختہ الٹے جانے سے پہلے ہی ان کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

میری حکومت وزراء اعظم کے مشترکہ بیان کی مکمل حمایت کرتی ہے

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد کا بیان

سری نگر ۲۲ اگست۔ مقبوضہ کشمیر کے موجودہ وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے وزراء اعظم نے مذاکرات کشمیر کے متعلق جو مشترکہ بیان دیا ہے۔ میری حکومت اس کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کا اضافہ ہوگا۔ اور یہ صورت حال باہم خوشگوار تعلقات میں نئے باب کے اضافے کا موجب ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ اہل کشمیر کا حق خود اختیاری تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ہمیں ریاست کی اقتصادی اور معاشی ترقی کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ تاکہ ریاست الگ طور پر اپنے آپ کو قائم رکھ سکے۔

۳۱ گھنٹے کے اندر زلزلے کے ۱۰۰ جھٹکے محسوس ہوئے

آئس لینڈ ۲۲ اگست۔ آئس لینڈ کے ایک گاؤں میں ۳۱ گھنٹے کے اندر اندر زلزلے کے ۱۰۰ جھٹکے محسوس ہوئے۔ نیز اسی قسم کے جھٹکے بعض اور علاقوں میں بھی محسوس کئے گئے۔ کسی قسم کے جانی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ اس گاؤں کے قریب ۱۹۳۷ء میں گرم پانی کے چشمے ابل پڑے تھے۔

درخواست دعا۔ میری نواسی امۃ السلام دختر شیخ سلطان علی صاحب نائب تحصیلدار ایک ماہ سے تپ محرقہ گاؤٹ سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار شیخ عبد الحق دسانی معاون ناظر ضیافت کراچی۔